38145 ـ شراب نوشی کرنے والے کے لیے ہلاکت

سوال

ایک لڑکی نے رمضان سے قبل شراب نوشی کی اور پھر رمضان المبارک کے ابتدا میں روزے بھی رکھے، تو اسے کسی بہن نے کہا کہ اس کے روزے قابل قبول نہیں بلکہ مردود ہیں، اور اللہ تعالی اس کے روزے قبول نہیں کریگا کیونکہ اس نے ابھی کچھ ایام قبل ہی شراب نوشی کی ہے، اس لیے اسے چالیس یوم تک انتظار کرنا چاہیے حتی کہ اللہ تعالی اس کی نماز اور روزے قبول کرے، تو کیا یہ بات صحیح ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

شراب نوشی کرنا کبیرہ گناہوں میں شمار ہوتا ہے.. اور یہ ام الخبائث یعنی سب گناہوں کی جڑ ہے، اور ہر شر و برائی کی کنجی ہے.. یہ عقل کو ماؤف کر کے رکھ دیتی ہے، اور مال کو ضائع کرتی اور سر چکرا دیتی ہے، اس کا ذائقہ بہت ہی کریہہ اور بدمزہ ہے، اور یہ پلید اور شیطانی عمل میں شامل ہوتا ہے؛ شراب نوشی لوگوں کے درمیان حسد و بغض اور عداوت و دشمنی پیدا کرتی ہے.... اور اللہ تعالی کے ذکر اور نماز کی ادائیگی سے روکتی ہے... اور زنا و بدکاری کی دعوت دیتی ہے...

اور ہو سکتا ہے بعض اوقات شراب نوشی اپنی صلبی بیٹی اور بہن اور محرم عورتوں کے ساتھ زنا کرنے تک بھی لے جائے... اور شراب نوشی غیرت ختم کر دیتی ہے، اور ذلت و رسوائی اور ندامت کا باعث ہے.. اور شراب نوشی کرنے والے کو سب سے ناقص انسان کے ساتھ ملایا جاتا ہے اور وہ مجنون اور پاگل لوگ ہیں، یہ اسرار و راز کو ختم کر رکھ دیتی ہے، اور ستر و پردہ ختم کر دیتی ہے.. اور بےشرمی پیدا کرتی ہے، اور قبیح اور گناہ کے کام کو آسان کر رکھ دیتی ہے... اور محرم عورتوں کی تعظیم دلوں سے نکال دیتی ہے، اور مستقل طور پر شراب نوشی کرنے والا بت پرستی کرنے والی کی طرح ہے..

شراب نوشی نے کتنی ہی لڑائیاں بھڑکائیں؟

اور کتنے مالداروں کو تنگ دست اور فقیر کر دیا؟

کتنے ہی عزت والوں کو ذلیل و رسوا کر دیا ؟

اس نے کتنے ہی شرف زادوں کے شرف کو ختم کردیا؟

اس نے کتنی ہی نعمتوں کو چھین لیا ؟

اور کتنے لوگوں کے درمیان ناراضگیاں پیدا کیں ؟

کتنے ہی خاوند اور بیوی کے مابین جدائی پیدا کی؟ .. اور اس کے دل کو لےگئی اور اس کے اصل کو لے کر چلتی بنی.

اور کتنی ہی حسرتیں اور افسوس پیچھے چھوڑیں، یا پھر کتنی عبرتیں لائی ؟..

شراب نوشی کرنے والے کے لیے شراب نے خیر و بھلائی کے کتنے ہی دروازے بند کر دیے، اور کتنے ہی شر و برائی کے دروازے کھول دیے ؟..

کئی لوگوں کو اس نے آزمائش و مصیبت میں ڈالا اور کتنوں کو جلد موت میں دھکیل دیا؟..

شراب نوشی کرنے والے پر کئی مصیبتیں آئیں؟..

شراب سب گناہوں کو جمع کرنے، اور ہر برائی و شر کی کنجی اور نعمتوں کو چھیننے والی، اور ناراضگی اور غضب کو لانے والی ہے ..

اگر اس کی برائیوں اور رذائل میں اور کچھ بھی نہ ہو تو صرف اتنا ہی کافی ہے کہ یہ اور جنت کی شراب ایك پیٹ میں جمع نہیں ہو سکتی، بندے کے لیے تو یہی مصیبت کافی ہے.

ہم نے اوپر جو کچھ بیان کیا ہے شراب کی آفتیں اور مصیبتیں تو اس سے بھی کئی گنا زیادہ ہیں" اھـ

یہ کلام ابن قیم رحمہ اللہ کی تھی.

دیکھیں: حادی الارواح.

اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی نے ہمیں اس سے ڈراتے ہوئے اپنے نبی کی زبان سے اپنی کتاب عزیز میں یہ فرمان جاری کیا:

1 ـ اللہ کا فرمان ہے:

اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور تھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں، شیطانی

کام ہیں، ان سے بالکل الگ رہو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ المآئدة (90).

2 ـ اللہ سبحانہ و تعالی نے شراب نوشی کرنے والے پر لعنت کی ہے...

سنن ابو داود میں ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب، اور شراب نوشی کرنے والے، اور شراب پلانے والے، اور شراب فروخت کرنے والے، اور شراب خریدنے والے، اور شراب کشید کرنے والے، اور شراب کشید کروانے والے، اور شراب اٹھانے والے اور جس کی طرف اٹھا کر لے جائے سب پر لعنت فرمائی "

سنن ابو داود حدیث نمبر (3189) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود (2 / 700) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

3 ـ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب نوشی کے عادی کو بت پرست کے مشابہ قرار دیا.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" شراب نوشی کا عادی بت پرستی کرنے والے کی طرح ہے "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (3375) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2720) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

4 ـ شراب نوشی کا عادی شخص جنت میں داخل ہونے سے محروم رہےگا.

ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" شراب نوشی کا عادی شخص جنت میں داخل نہیں ہو گا "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (3376) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ حدیث نمبر (2721) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

5 ـ عثمان رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" شراب نوشی سے اجتناب کرو کیونکہ یہ برائیوں کی جڑ ہے، تم سے پہلے ایك عبادت گزار شخص تھا، اس سے ایك بدکار عورت کو محبت اور عشق ہو گیا، تو اس نے اپنی لونڈی کو اس عبادت گزار کی جانب بھیجا اور اسے کہا کہ ہم

تمہیں گواہی دینے کے لیے بلا رہے ہیں، تو وہ اس لونڈی کے ساتھ گیا، اور جب وہاں پہنچا تو اور جس دروازے سے بھی اندر داخل ہوتا تو وہ اس کے پیچھے دروازہ بند کر دیا جاتا، حتی کہ وہ ایك بہت ہی بری اور بدکار عورت کے پاس پہنچا جس کے پاس ایك بچہ اور شراب کا برتن رکھا تھا، تو وہ عورت اسے کہنے لگی، اللہ کی قسم میں نے تجھے گواہی کے لیے نہیں بلایا، بلکہ اس لیے بلایا ہے کہ یا تو تم میرے ساتھ برائی کرو، یا پھر شراب کا ایك گلاس پیئو، یا پھر اس بچے کو قتل کر دو.

تو اس نے کہا مجھے یہ شراب کا ایك گلاس پلا دو تو اس عورت نے اس آدمی کو ایك گلاس پلایا، وہ کہنے لگا مجھے اور دو، تو وہ اور پیتا رہا حتی کہ اس عورت کے ساتھ زنا بھی کیا، اور اس بچے کو بھی قتل کر دیا"

اس لیے تم شراب نوشی سے اجتناب کرو، کیونکہ اللہ کی قسم ایمان اور شراب نوشی کی عادت اکٹھی نہیں ہو سکتی، مگر خدشہ ہے کہ ان دونوں میں سے کوئی ایك دوسرے کو نکال اس سے نکال دیگا "

سنن نسائی حدیث نمبر (5666) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح نسائی حدیث نمبر (5236) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

6 ـ شراب نوشی کرنے والے کی چالیس یوم تك نماز قبول نہیں ہوتی.

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے بھی شراب نوشی کی اور اسے نشہ آگیا تو اس کی چالیس روز تك نماز قبول نہیں ہو گی، اور اگر وہ مر گیا تو آگ میں جائیگا، اور اگر توبہ کر لے تو اللہ اس کی توبہ قبول کریگا، اور اگر اس نے دوبارہ شراب نوشی کی اور نشہ ہوگیا تو چالیس یوم تك اس کی نماز قبول نہیں ہو گی، اگر مر گیا تو آگ میں جائیگا، اور اگر توبہ کر لے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لےگا، اور اگر اس نے پھر دوبارہ شراب نوشی کی اور نشہ ہوگیا تو اس کی چالیس یوم تك نماز قبول نہیں ہو گی، اگر مر گیا تو آگ میں جائیگا، اور اگر توبہ کر لے تو اللہ اس کی توبہ قبول کریگا، اور اگر وہ پھر دوبارہ شراب نوشی کرتا ہے تو پھر اللہ کو حق ہے کہ وہ اسے روز قیامت ردغۃ الخبال پلائے.

صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ردغۃ الخبال کیا ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنمیوں کا خون اور پیپ "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (3377) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ حدیث نمبر (2722) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

نماز قبول نہ ہونے کا معنی یہ نہیں کہ نماز ہی صحیح نہیں، یا پھر وہ نماز ادا ہی نہ کرے، بلکہ اس کا معنی یہ ہے کہ

اسے اس نماز کا اجروثواب نہيں ملےگا، تو اس طرح نماز ادا كرنے كا فائدہ یہ ہو گا کہ وہ نماز کی ادائيگی سے بری الذمہ ہو جائيگا، اور اسے ترك كرنے كی سزا نہيں دی جائيگی، ليكن اگر وہ نماز بھی ادا نہ كرے تو اسے اس كی بھی سزا ہو گی.

ابو عبد اللہ محمد بن نصر المروزی كہتے ہيں:

" قولہ: " اس كی نماز قبول نہيں ہو گی " يعنی اسے شراب نوشی كی سزا كے طور پر چاليس يوم تك نماز كا ثواب حاصل نہيں ہو گا، جيسے علماء نے خطبہ جمعہ كے دوران كلام كرنے والے شخص كے متعلق كہا ہے كہ وہ ادا تو كرے گا ليكن اس كا جمعہ نہيں ہو گا، ان كی مراد يہ ہے كہ اسے اس گناہ كی پاداش ميں جمعہ كی ثواب حاصل نہيں ہو گا "

ديكھيں: تعليم قدر الصلاۃ (2 / 587 - 588).

مزيد آپ سوال نمبر (20037) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

اور امام نووی رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اور اس كی نماز كی عدم قبوليت كا معنی يہ ہے كہ اسے اس نماز كا اجروثواب نہيں ملےگا، اگرچہ نماز ادا كرنے كی وجہ سے اس كا فرض ادا ہو جائيگا، اور اسے دوبارہ ادا كرنے كی كوئی ضرورت نہيں " اھـ

اور سوال كرنے والی كو جو يہ كہا گيا ہے كہ اس كے روزے مردود ہيں اور قابل قبول نہيں، يہ بعض علماء كرام كے قول پر مبنی ہے كہ حديث ميں نماز كی عدم قبوليت كا ذكر ہے لہذا اس سے مراد يہ ہے كہ اس كی كوئی بھی عبادت چاليس يوم تك قبول نہيں ہو گی.

مباركپوری رحمہ اللہ تحفۃ الاحوذی ميں لكھتے ہيں:

" اور يہ بھی كہا گيا ہے كہ: بالخصوص نماز كا ذكر اس ليے كيا گيا ہے كہ يہ بدنی عبادات ميں سب سے افضل عبادت ہے، چنانچہ جب يہ قبول نہيں ہوتی تو پھر دوسری عبادات بالاولی قبول نہيں ہونگی " اھـ

ماخوذ از تحفۃ الاحوذی. كچھ كمی و بيشی كے ساتھ.

اور عراقی اور مناوی رحمہما اللہ نے بھی اسی طرح كہا ہے.

تو اس قول كی بنا پر روزے بھی قبول نہيں ہونگے، اور اس كا يہ معنی نہيں كہ جس نے شراب نوشی كو تو وہ روزے

بھی چھوڑ دے، نہیں بلکہ اسے روزے رکھنا ہونگے شراب نوشی کی سزا میں اس کے روزے قبول نہیں ہونگے.

اور بلاشك و شبہ شرابی شخص پر نماز کی بروقت ادائیگی فرض ہے، اور اسے رمضان المبارك کے روزے بھی رکھنا ہونگے، اور اگر اس نے کوئی نماز ادا نہ کی، یا روزہ نہ رکھے تو وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ٹھرےگا، جو کہ شراب نوشی کے جرم سے بھی بڑا جرم ہے.

اور یہ معلوم ہونا چاہیے کہ مسلمان شخص کا معصیت و نافرمانی میں پڑ جانا، اور اس سے توبہ نہ کرنا یہ کمزور ایمان کی نشانی ہے، اس کے لیے نافرمانی و معصیت کا عادی ہونا اور مسلسل نافرمانی کرنا جائز نہیں، اور اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ اطاعت و فرمانبرداری ترك کرے اور اس میں کوتاہی کا مرتکب ہو.

بلکہ اس پر واجب ہے کہ وہ اپنی استطاعت کے مطابق اطاعت و فرمانبرداری کرے، اور کبیرہ گناہ کے ارتکاب اور ہلاکت والی اشیاء کو ترك کرنے کی کوشش کرے.

اور مسلمان پر یہ بھی واجب اور ضروری ہے کہ وہ اللہ کا تقوی اختیار کرے، اور شیطانی وسوسوں اور اس کی چالوں سے بچ کر رہے، اور اپنے آپ کو شیطان کا آلہ کار نہ بننے دے، اور اگر اس کا شیطان اس پر حاوی اور غالب ہو جائے، اور اسے اللہ خالق الملك کی معصیت و نافرمانی میں مبتلا کر دے تو اسے فورا اور جلدی سے توبہ کر لینی چاہیے، کیونکہ " توبہ کرنے والا شخص ایسا ہی ہے جیسے کسی کا کوئی گناہ نہ ہو "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2450) علامہ بوصیری رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے، جیسا کہ سنن ابن ماجہ کے حاشیہ الزوائد میں ہے.

یہ تو شراب نوشی کرنے والی کی سزا ہے جب وہ توبہ نہ کرے، لیکن جو شخص توبہ کر لے تو اللہ تعالی اس کی توبہ قبول کر کے اس کے اعمال بھی قبول فرما لیتا ہے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں شیطانی چالوں اور وسوسوں سے محفوظ رکھے، اور ہمیں ظاہری اور باطنی فتنوں سے بچائے.

اور سب تعریفات اللہ رب العالمین کے لیے ہی ہیں.

واللہ اعلم .